

ہوں۔ اور میں تمہیں یقین دلانا ہوں کہ جو وقت وہ بوڑھا جان ہیکیٹ
چھوٹ کر آیا تو یہ نوجوان لڑکی خود اپنی مرضی سے اُسکو لکھے گی کہ وہ اپنی
تقدیر کسی حالت میں بدلتا نہیں چاہتی۔ اور اس طرح تم لڑکی کو نقصان
پہنچانے کے الزام سے بچ جاؤ گے۔

لوئیس۔ ہاں یہ نسبت اُس بات کے اچھا ہے۔ کہ جیک خواہ
مخواہ میری جان کا دشمن بن جاتے۔ مگر اس بات کو ابھی کئی سال ہیں
میں کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ نواب صاحب آپ لڑکی کو لیجاتیں۔
نواب۔ اچھا تو اب تم بالاخانہ کو عمدگی سے سجاؤ۔ اور دیکھو کہ نوجوان
لڑکی خادمہ کا عمدہ لباس پہنے۔ کپڑے میں قلعہ میں پہنچتے ہی بھیج دوں گا
میں نے انتظام کر لیا ہے۔ ذیلیں کونٹا اور دو تین آدمی اور
آدھی رات گئے سحر ہونے کے قریب جبکہ تمام گاؤں خواب
غفلت میں سوتا ہوگا۔ بس باسٹ کو شکم میں چھا کر یہاں ہتھارے
پاس لے آؤینگے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی احتیاط کر لی ہے کہ کانسٹیبل لائیں
کو خوب شراب پلائی جائے کیونکہ اکثر رات کو ہمیں اُسی کا ڈر رہتا ہے۔
لوئیس۔ علاوہ نواب ڈی۔ گورن کے اعلیٰ محافظ شکار گاہ کے اس
جملہ پروٹول خوب سننے اور پھر مختلف باتیں کرنے لگے جن میں اکثر
یہ جملے سنائی دیتے تھے۔ رقم کی تعداد۔ حامل رقبہ کو دیدو۔ اشرفیوں
کے ٹھنڈیاں۔ اور میونسپل اسٹاک وغیرہ۔ بلکہ دوران گفتگو میں لوئیس
نے تپائی پر سے چند کاغذ اٹھا کر نواب کو دکھلائے۔ جن کو وہ دیکھ کر

جیسا کہ تم خیال کر رہے ہو وہ نہیں۔ میں تو صرف تم سے کہنے آیا ہوں کہ چند راتوں کے واسطے بس باسٹ کی یہاں خبرداری کرو۔ جب تک میں اسکو سمندر کے کنارے لے جاؤں۔

لو مکس۔ بیشک وہ یہاں اوپر کے کمرہ میں تشریف لاسکتی ہیں مگر میں انکی خاطر مدارات نہیں کر سکتا۔ صرف خبرداری کہنے کے لایق ہوں کہ وہ کہیں ہل نہ سکے۔

نواب۔ واہ رے میرے لو مکس کیا کہنے۔ شاباش۔ لیکن ہیں اب چارلی کو زمانہ پو شاک جو اس کا اصلی لباس ہے پہنانی چاہتے۔ میں تمہیں کپڑے بھیج دوں گا جو یہ پنکڑ بس باسٹ کی خدمت کے واسطے تیار ہو جائے۔ دوسرے جو مکہ واقعات نے انھیں اول ہی ایک دوسرے سے واقف کر دیا ہے۔ اس حالت میں یہ دونوں بل کر ضرور بھاگنے کی کوشش کریں گی اور آخراں کو کرنی بھی چاہئے۔ اور جو اس طریقہ پر ہوگی کہ یہ سیدھی جہاز پر پہونچا دی جاویں گی جبکہ انھیں خبر تک نہ ہوگی۔ اور ہم اس محنت سے بچ جاویں گے جو ہمیں ان کے لے جانے میں صرف کرنی پڑتی۔

لو مکس۔ اور وہ نوجوان لڑکی چارلی ہیکسٹ بھی جہاز پر لے جانی جائے گی؟

نواب۔ ہاں وہ نوجوان لڑکی بھی اپنی مالک کے ساتھ جہاز پر اس نامعلوم زمین میں جاویں گی جہاں میں خوشی کی نئی بادشاہی بسا نا چاہتا

لو مکس۔ دروازہ بند کرتے ہوئے۔ لیکن میپل ہر سٹ کے جھگڑوں کا بھیر الزام نہیں آسکتا جسکو سن کر نواب ہنس اورد پانی چھوٹے ہوئے درختوں میں سے ہوتا ہوا قلعہ لانکلور کی سمت چلا گیا۔

اکتیسواں باب

نواب اپنی پُر فریب چالائی استعمال کرتا،

جلا کر خاک کر ڈائیگی دوعالم کو اک دم میں

کوئی آہ تیاں گر سینہ بسل سے نکلیگی

نواب نے گو حیفرو مکس کی باتوں کا کچھ خیال نہیں کیا۔ مگر راستہ میں جاتے ہوئے وہ اُس پُر اسرار مثن کا خیال کرتا گیا۔ کہ گویا ہر اب کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن پھر بھی اگر کہیں ہمارے جلنے سے پیشتر اُسکا کوئی ذکر چل پڑا اور تفتیش شروع ہوئی تو میرا سب بنانا یا کھیل بگڑ جاوے گا۔ کیونکہ اُسے ان ستر اخی رسالوں کی کارروائیوں پر پورا اعتماد تھا۔ کیا تعجب ہے کہ اُس ستر اخیساں نے جبکا اسٹورٹ نے ذکر کیا تھا اپنی کارروائی شروع کر دی ہو۔ اور عین آخری وقت میں قلعہ لانکلور کے سر بستہ اسرار کھول دے۔ گو نواب ایسا ڈرنے والا نہ تھا۔ مگر پھر بھی ہوشیاری چاہئے۔ اُسکو یہ یقین تھا کہ اگر اُس کو وہ مثن مل جائے جو اسٹورٹ نے گرجا سے اٹھایا تھا اور جسے اگر کوئی لنگڈن ٹریسنگم کی دھڑکی

بہت خوش ہوا۔ لوگس کی پیٹھ کھٹو مکی اور شاہباش دی۔ تعجب بیشک تعجب۔ میرے دوست۔ میری زندگی کے اکثر یہ خواب تھے کہ کوئی عمدہ سبیل جیسی کہ یہ نکالی ہے کی جائے۔ جس کا ہر ایک ممبر اپنی جگہ ہوشیار ہو اور جو کافی روپیہ اور عمدہ عملہ ہونے کے بغیر نہ نکالی جاسکتی تھی۔

لوگس۔ مگر اب تو آپ کے خواب کامیابی کی راہ پر ہیں۔ میں ایک اٹھو ارے کے اندر ہی یہ تمام کاغذات تیار کر دوں گا۔

نواب۔ خوش ہو کر۔ جب تولیدی کرائی۔ "برلین" "پیرس" اور "ویسینا" کے دورہ پر جاسکتی ہے۔ دو لاکھ اسٹرننگ (اسٹرننگ ہندستان کے پندرہ روپیہ کے برابر ہوتا ہے) صرف منافع جبکہ کلہم ایک لاکھ اسٹرنیاں یہاں شروع میں خرچ کرنی پڑی تھیں۔ بخدا ہم نے بڑی محنت اور چالاکی سے کام کیا ہے۔ اور دیکھو وہ بے وقوف اسٹورٹ ہماری راہ میں آنا چاہتا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی برساتی اوڑھلی اور اس تنگ دروازہ کی راہ باہر چلا آیا۔ مگر قبل اسکے کہ جیفر لوگس دروازہ بند کر لے نواب کھڑ گیا اور یہ کہنے لگا۔ وہ کمبخت سیپ کاٹن اب تک ہمارے ہاتھ نہیں آیا۔ گوہم نے اسٹورٹ کو ہمیشہ کے واسطے اور میں باسٹ کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ مگر تاہم آخر تک احتیاط لازم ہے۔ اور ہم کو چاہئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو میل ہر سٹ اور اسکی واردات کے جھگڑوں کو پیچھے چھوڑ کر نکل جائیں۔

نواب۔ اپنے ساقی کی طرف توجہ نہ دے کر۔ آہ کیسا تکلیف
وہ طوفان ہے۔ اور پھر فوراً ہی مڑ کر اس مجبورے رنگ کے
خوبصورت چوٹے اور نرسس کی نفیس سلی ہوئی جاکٹ کی
طرف دیکھ کر ظاہر ا تعجب ظاہر کیا۔ اور کہا لو ہو تو شاید
آپ نرسس ریڈ فرن ہیں۔ جو اسٹورٹ رائیٹر کی تیمارداری
میں باسٹ ہال میں ملازم ہیں؟

نرسس۔ آہستہ سہم جی صاحب میں وہی ہوں۔

نواب۔ بڑی مہربانی کے لہجہ میں ظاہر انخوش ہوا ادب سے
آج مسٹر اسٹورٹ کا کیا حال ہے۔؟

نرسس۔ جناب وہ تقریباً بالکل ویسے ہی ہیں۔ گورنات بھر
انہیں بڑی سخت تکلیف رہی۔ پر خیر اب خطرناک حالت نہیں۔

اس جواب نے نواب کو ذرا پیچھے ہٹ تعجب سے اپنے
لابنے قد پر کھڑے ہو نیکو مجبور کیا۔ لیکن وہ اپنی اس حیرانی پر صلب
غالب آگیا۔ کیونکہ نرسس کے لفظوں میں کوئی خاص بات پوشیدہ
نہ تھی۔ اور وہ تو یہ سمجھ ہی گیا تھا کہ نرسس اُسے جھوٹ کہہ رہی
ہے۔ اس لئے وہ ذرا ناخوشی کی ہنسی ہنسا۔

نواب۔ نرسس تمہیں معلوم ہے کہ تم سراسر جھوٹ کہہ رہی ہو
اور جس کی پاداش میں مجھے خیال نہیں پڑتا کہ میں کیا کہوں۔
نرسس۔ درست ہے۔ مگر یہ آپ کو پیری ہتک کرنے کا کیا

پیشی پر پیش کر دے۔ تو قبل اسکے کہ ہمارا ٹوٹو اگے بڑھے وہ رہا ہو جاوے گا۔
 پس جس طرح بھی ہو مجھے اُس مین پر قبضہ کرنا چاہئے۔ وہ سوچنے لگا کہ مین
 جب اسٹورٹ کے پاس نہ تھا۔ تو ضرور ہے کہ اُس نے اس کمرہ ہی میں
 جیس میں کہ وہ بحالت بیماری تھا۔ کسی محفوظ جگہ پر رکھا ہو گا۔ کیونکہ نواب کے
 گروہ میں ایک دو بڑے ہوشیار سیندھ لگانے والے بھی تھے۔ اور جنہیں
 اب نواب کا منشا اسٹورٹ کے کمرہ میں آزمانے کا تھا۔ نواب نے
 اپنی اس اُدھیڑ مین میں کچھ خیال نہ کیا کہ اُسکی ٹانگیں اُسے کہاں لے جا
 رہی ہیں۔ اور جب وہ ذرا چونکا تو اس نے دیکھا کہ وہ خشکی راستہ چھوڑ کر
 اُس بڑی پختہ سڑک پر آ گیا ہے جو باسٹ ہال کے پاس سے ہو کر گزرتی
 وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اُسے باسٹ ہال کا بڑا بھاٹک بارش اور
 ہوا کا خاموشی سے مقابلہ کرتا نظر پڑا۔ پانچ منٹ ہوئے زور کی بارش
 شروع ہوئی تھی اور جو یکایک بڑے بڑے اولوں میں بدل گئی۔ ایک غیر
 آباد زمین کے ٹکڑے پر قدرے دور اُسے کسی کاٹھن یعنی کسان کا گاڑی
 خانہ دکھائی دیا۔ جس میں پناہ لینے کے واسطے وہ دوڑا مگر جوہنی اُس نے
 اندر قدم رکھا۔ اُس نے وہ سیندھ لگانے والوں کا ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ
 خوش قسمتی سے واقعات نے اُسکو ایک ایسی چیز کے سامنے کر دیا۔ جو
 اُس کے پُر دغا اور فریبی دل کو بہت آسان معلوم ہوئی۔ جبکہ اُس نے
 جھٹ ٹوپی اُتار اپنے مقابل کو سلام کیا۔ جو نرس ریڈ فرن تھی۔ اور جو
 طوفان سے پناہ لینے اُس میں کھڑی تھی۔

نے مجھے پھسلا لیا۔ اس نے اس طریقہ اور پیرائے میں مجھے
کہا کہ میں انکار نہ کر سکی۔ سیرا خیال ہے کہ وہ اپنی بحیری بہن کا عشق
تھا جسے اس نے بغیر کسی کو اطلاع کئے ہوئے ڈھونڈھنا
چاہا۔ اور اس میں یہاں تک احتیاط کی گئی کہ مسٹر باسٹ یا
راڈی تک سے نہ کہا گیا۔

نواب۔ اور شاید یہ سب کچھ ہی تھا جو اس نے مجھے کہا تھا۔
مگر نرس تم اس جرم سے نہیں بچ سکتی ہو۔ کہ تم نے اپنے
بیشہ کے برخلاف ایک طرح ایماندار سی اور وفاداری کو توڑا
یہاں اس نے اپنا مطلب نکالنا چاہا۔ اور یوں کہنا شروع کیا
لیکن شاید میں اس دھوکہ دہی کے الزام سے بری سمجھا
جاؤں گا۔ جو میں اپنے دوست مسٹر باسٹ سے کرنیوالا ہوں
اور ساتھ ہی تم جانتی ہو گی کہ میں کون ہوں۔ ۹۔“
نرس۔ ہاں صاحب میں قبا سا کہہ سکتی ہوں آپ تو اب ڈی
گورن ہیں۔

نواب۔ قلعہ لانکلور میں رہنے والا خیراتنگ میں نے تم کو بہت ڈرایا
مگر اب تمہاری دھوکہ دہی کو مانتے ہوئے کہتا ہوں کہ مجھے
اسٹورٹ نے تمہارے واسطے ایک پیغام دیا ہے۔ جو
میں تم سے کہنے باسٹ ہال جا رہا تھا۔ کہ آلوں کے طوفان
نے مجھے تمہاری طرح یہاں اس گھاڑی خانہ میں پناہ لینے

سچی حاصل ہے۔ ۹۔“

نواب۔ ہشت سیری لڑکی اونچے گھوڑے پر مت سوار ہو
کیونکہ میں اس تمام حقیقت سے واقف ہوں۔ جو تمہارے و
میرے دوست اسٹورٹ کے درمیان واس کے خاندان میں
ممتی کل بہت رات گئے اتفاقہ میری اسٹورٹ سے ملاقات
ہو گئی۔ اس لئے تمہارا انکار کرنا لاجا حاصل ہے۔ کیونکہ اس نے
مجھے خود کہا ہے۔ کہ اس کا پل ہر سٹ واپس آنے کا ابھی
خیال نہیں۔

نرس۔ ہکا بکا ہو پیچھے ہٹ گئی۔ اور مایوسی ظاہر کرتے ہوئے
انجام تک اٹھایا۔ گویا اس جملہ نے اس پر بہت اثر کیا ہے۔ اور
کھلے ہوئے منہ سے کہا آپ نے انہیں کہاں دیکھا۔ ۹۔“

نواب کو اپنے خیال پر اعتبار ہو کر ذرا سختی سے وہ جگہ تمہاے
کہنے کے لائق نہیں۔ بلکہ بالکل علیحدہ ہے۔ خیر لوسٹو اسٹورٹ
رات مجھے ”واٹر لو“ اسٹیشن پر ریل سے اترتے وقت ملا۔ جبکہ
میں وہاں پر بانسنگ اسٹوک ”آئے والی ریل“ کے انتظار
میں کھڑا تھا۔

نرس گاڑیوں کی طرف دیکھ کر جو اندر کھڑی تھیں جس سے
اسے احتمال ہوا کہ کوئی سنا نہ ہو۔ اس کے بعد اس نے اپنے
مقابل سے انگلیں صورت بنا کر یوں کہنا شروع کیا۔ آہ اسٹورٹ

یاد نہیں۔ مگر اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اگر تم اس کے
 کپڑوں و چیزوں میں عمدگی سے دیکھو گی تو ضرور مل جائیگا۔
 نرس - حیرت ہے کہ ایسی بھاری کام کی چیز کا اسے خیال
 نہیں کہ اس نے کہاں رکھی۔ نواب یہ سن کر ڈر گیا۔ کہ کہیں نرس
 بے اعتبار نہ ہو جائے۔

نواب - نرس صاحبہ تم کو معلوم ہے کہ حادثہ نے بھی تو آخر
 اس پر کچھ اثر کیا ہے۔ گو اس کی بیہوشی مصنوعی بیہوشی تھی
 کیوں؟

نرس - نہیں جناب بالکل ایسا نہیں۔ مگر تاہم موٹر کار نے اسے
 سخت صدمہ پہنچا یا تھا۔ علاوہ اس کے میں نہیں سمجھ سکتی۔ کہ
 ایک معمولی سیٹ کے بٹن کی بابت کیوں اتنی پریشانی اٹھائی جا رہی ہے؟
 نواب پھر گھبرا یا کہ نرس صاحب بھی کہیں صاف جواب نہ دے
 نرس صاحبہ میں اس بارہ میں مختاری تسلی کر سکتا ہوں۔
 بے شک مسٹر اسٹورٹ کو اس بٹن کی ضرورت ہے۔ تم
 ابھی کہہ چکی ہو کہ اسٹورٹ کو وہی فرڈ باسٹ کی تلاش منظور
 تھی۔ تو پھر شاید یہ بٹن اس کی تلاش سے کچھ تعلق رکھتا ہو۔
 گو اس نے مجھے سب کچھ مفصل نہیں کہا۔ مگر اتنا بیشک کہا ہے
 کہ جہاں تم نے اس پر آئے احسان کئے ہیں وہاں ایک یہ بھی
 احسان کرو۔ اور جس کا شکریہ وہ اپنی تلاش ختم کر کے خود

پر مجبور کیا۔

نرس۔ میں خیال نہیں کر سکتی کہ اسٹورٹ نے مجھے کیا پیغام بھیجا ہو گا۔ کیونکہ اُس نے مجھے ایسا راز و راز نہ بنایا تھا جتنا تک اس کا صرف یہی راز تھا کہ اس کی خفیہ تلاش کو چھپائے رکھوں۔ ۹،

ان باتوں سے نواب سمجھ گیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہے۔ اور جب یہ اسٹورٹ کی راز دار نہ مٹی تو پھر اسے میری عیاریوں مند و شاہ پولیس افسر کے اُن شبہات کا جو اس کو میری بابت تھے۔ کچھ خبر نہ ہو گی۔ دوسرا ایسا چالاک اور ہوشیار سراغ رساں بھلا کب ایسی صورت کو اپنا۔ از دار بنا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہاں مسٹر اسٹورٹ نے تمہیں ایک پیغام بھیجا ہے۔ اور وہ ایک پیپ کے ٹن کی بابت ہے۔ جو اسٹورٹ وہیں سونے کے کمرہ میں چھوڑ گیا ہے۔ اور جس کی بابت اُس نے مجھے کہا ہے کہ تم سے لے کر آج رات کو جب لندن واپس جاؤں تو جا کر اس کو دیدوں۔

نرس۔ تعجب سے مگر اسٹورٹ نے آپ کو یہ بتلایا ہے کہ ٹن کمرہ میں کہاں اور کس جگہ رکھا ملیگا۔ ۹،

نواب افسوس ناک صورت بنا کر اور نرس کے قبول کرتے ہوئے جواب سے خوش ہو کر۔ آہ یہ ہی تو بد قسمتی ہے کہ اُسے اچھی طرح

نرس۔ تو پھر میں ہاں کے ملازم لڑکے کے ہاتھ جس پر میں اعتبار کر سکتی ہوں آپ کو وہ بٹن قلعہ لالکھور میں بیچ دے گی اچھا۔ اب مجھے جانے دیجئے۔ دیر ہو رہی ہے۔ مجھے اس خط کو قبل اس کے کہ اسٹورٹ کی غیر حاضری معلوم ہو۔ مسٹر باسٹ کو دیدینا چاہیئے۔ ورنہ مفت میں میری بدنامی ہوگی۔

نواب نے اپنی صبح کی کارروائی سے خوش ہو کر اُسے ایک طرف نکل جانے دیا۔ اور جس کے پیارے سرو قد کو وہ ہاں کے بھاٹک میں غائب ہوتا دیکھ کر جی میں کہنے لگا کیا ہی خوبصورت ہے۔ مگر اچھا دماغ نہ ہونے کی وجہ نکمی ہے۔ اور میرے خوبصورت عورتوں کے ذخیرہ کے بڑھاپے والی یہ ایک ایسی چمکیلی تصویر نہیں شاید میں..... آنا کہہ کر رک گیا۔ آہ میں بھول رہا ہوں میرا یہ چڑیا خانہ اب ٹوٹنے والا ہے۔ اور میں ان کا سردار اس میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہ دیکھ کر، ایک پرہیزگار زندگی گزارنے والا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی برساتی کو درست کر گاڑی خانہ سے نکل خوشی خوشی قلعہ کی طرف جانے لگا۔

مگر وہ ابھی سو گز بھی نہ گیا تھا کہ اُسے اپنے پیچھے سڑک پر ایک عجیب آواز آتی معلوم ہوئی۔ جس پر وہ گھوما۔ اور کھڑک پر اس آئے والے کا جسکو کہ اُس نے دیکھا تھا انتظار کرنے لگا۔ یہ آنے والا شخص وہی لکڑی کی ٹانگوں والا لنگڑا اسحاق یہودی

آکر ادا کرے گا۔

نرس۔ اپنے چہرہ سے حیرانی و شک کے آثار دور کرتے ہوئے
اگر یہ معاملہ ہے تو میں واپس جانے ہی فوراً اس کی تلاش شروع
کرتی ہوں۔ ادب مجھے جانا ہی چاہئے۔ اور یہ کہہ کر اپنی گھڑی
کو دیکھنے لگی۔ مسٹر اسٹورٹ ایک خط لکھ کر رکھ گئے تھے کہ مسٹر
باسٹ کو بارہ بجے دنیا۔ سو چونکہ اب بارہ بجے کو ہیں۔ میں جاتی
ہوں۔ نرس جو نہی جانے لگی تو نواب نے اسے پھر پھیر لیا اور
اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تم ازراہ ہر بانی اس ٹین کی
تلاش کرنا۔ اور اگر وہ تم کو مل گیا تو اس کے لینے کے واسطے میں
تمہیں کہاں ملوں؟

نرس۔ لیکن ٹین جس وقت ملا میں خود لے کر آپ کی خدمت
میں قلعہ آجاؤں گی۔ مگر نواب تو بڑا ہوشیار تھا وہ بھلا کب جاتا
تھا کہ باسٹ ہال کی نرس سے اسے کوئی بات چیت کرنے دیکھ
لے۔ اس لئے اس نے جواب دیا

نواب۔ میرے خیال میں ہمارا بھراپس میں ملنا جبکہ ہم دونوں
مسٹر باسٹ کے برخلاف سازش میں ہیں دوسرے ہمارا
ایک معزز پیشہ ہے۔ میں مناسب خیال نہیں کرتا بہتر ہو جو
اس ٹین کے سوال کو ان باتوں سے بالکل علیحدہ ہی مخفی
رکھا جائے۔

اب تم فوراً لندن واپس چلے جاؤ۔

یہودی حضور میں نے تو بھلا سمجھ کر ایسا کیا تھا۔ کچھ ناراضگی کے واسطے نہیں۔ اور یہ کہہ کر وہ لکڑی کی ٹانگیں پھر کھٹ کھٹاتی ہوئی جدھر سے آئی تھیں اودھر ہی واپس چلیں۔ لیکن ریکو ایشن کی راہ نہیں۔ جن پر کہ ان کو جانا لازم تھا۔

نواب اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اسکول کو توڑ دیا جائے اس کا کیا فائدہ جب میرے شاگرد خود اپنی ہی مرضی بلا پوچھے کارروائی کرنے لگیں۔ اور یہ کہہ کر وہ ٹکڑے یہودی کو دیکھنے لگا۔ اسحاق یہودی بد معاشوں کا گرو گھنٹال ہے۔ مگر آہ صرف چند ہفتوں کی اور کسر ہے۔ جب میرا کام ہو گیا اور میں نے اپنی انگریزی دلہن کو پایا تو پھر ایسی مجلس والے لوگوں کی مجلس کو سلام ہے۔

تیسواں باب

چارلی پیسٹ کی امید

اے مری امید میری جاں نواز اے مری دلسوز میری کار ساز
میری سپرادر میرے دل کی بناہ درد و مصیبت میں میری تکیہ گاہ
وینٹی فرڈ باسٹ جس کی آنکھوں میں حلقہ پڑے ہوئے

کائٹس لین کی سوچی مچھلی کی دوکان کا مالک تھا۔ جس کا بھتہ بدن اور لوہے کی ان شاخوں کی آواز تھی جو نیچے کی طرف اس کی لکڑی کی ٹانگوں میں لگی ہوئی تھیں۔ اور جو پچھڑے سے بھری سڑک پر اپنا کام ایک بڑے عجیب اور نرالی انداز سے کر رہی تھیں۔ نواب نے اپنے واسے کا بڑے شوق سے استقبال کیا بھی صرف ایک لفظ ”اچھا“

یہودی۔ اپنی بھاری آواز میں۔ حضور میں لاش کی بابت دریافت کرنے آیا ہوں۔ یہ ایسا معاملہ نہ تھا کہ آپ کو تار دیے یا خط لکھنے کی جرات کر سکتا۔ پس خود ہی آنا مناسب خیال کیا کیونکہ آپ مجھے اس بارہ میں کچھ ہدایت کر کے نہیں آئے تھے۔

نواب اس کا قطع کلام کرتے ہوئے غصہ سے تم بالکل بیوقوف ہو۔ تمہیں ایک ذرا سو معاملہ کی خاطر اپنی جگہ چھوڑنی نہ چاہئے تھی۔ تمہیں خبر نہیں کہ میں کوئی کام اس کا انجام سوچے بغیر نہیں کرتا۔ میں نے تمہیں اس لئے ہدایت نہیں کی کہ وہاں کوئی ہدایت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ لاش کو جہاں وہ ہے وہیں رہنے دو۔ مکان نمبر ۳ کائٹس لین واسے کی ہیں اب پھر کبھی ضرورت نہ ہوگی۔ اور ابھی میرا قرار نامہ کے بموجب مجھے اس مکان پر گیارہ سال اور قبضہ ہے۔ گلی سڑی ہڈیاں جس کو تم لاش کہتے ہو۔ گیارہ سال سے اول کوئی آکر نہ دیکھے گا۔ سو

وہ سمجھ گئی کہ اُسے اپنے آپ کو خود جال میں پھنسا یا۔ جس میں آپ سوا
 حوصلہ کے کچھ کام نہ آدینگا۔ مگر اُس نے اپنی عزت بچانے کی
 ہر طرح کوشش جارکھی۔ بلکہ جب نواب نے بڑی عاجزی سے
 اس پر اپنا عشق قتایا اور وعدہ شادی پر چھوڑ دینا چاہا۔ تو یہ
 چپ چاپ سنتی رہی۔ وہ اول اس کو دیوانہ سمجھی۔ اور جب بعد
 میں قلعہ لائلپور کے ملازمین کا حال دیکھا تو سمجھ گئی کہ سب
 حرامزادے اور بچے ہیں۔ اُس نے ایک جج تک نہ ماری۔ گو
 اُس نے اپنے ارد گرد گودام کے بالا خانہ کی چھری کی سادہ دیواروں
 کو دیکھا۔ مگر اُس نے قلعہ کے پُر عشرت قید خانے پنجرہ (کمرہ) سے
 اس کو ہر طرح ترچہ دی۔ گودہاں خوبصورت عورتیں اور مرد اس
 کی خدمت کرنے کو حاضر تھے۔ لیکن سب بڑے ہوشیار اور
 چالاک جو اس کی ہر ایک حرکت کو تاڑتے رہتے تھے۔ جس کی وجہ
 سے یہ ڈر گئی تھی۔ اور اُسے آرام نہ تھا۔ اور یہاں یہ بغیر دری کا
 فرش۔ بغیر سجادہ کی کھڑکی اور بغیر فرنیچر کا کمرہ اُسے پسند تھا کیونکہ
 یہاں بیش قیمت آرام اُسے آزادی تھی۔ اور ان سب باتوں پر
 اعلیٰ بات یہ تھی کہ یہاں وہ فرامیسی نواب نہ تھا۔ جو اپنی نوابی
 کے سبز باغ دکھا کر اس کا دماغ پریشان کیا کرتا تھا۔ اور
 ناہیاں اس فرامیسی عورت کی پر غضب آواز دیتی جسے اُسے
 بہت خوف زدہ کر دیا تھا۔

تھے۔ (جو بد خوابی یا کافی نیند نہ ملنے کا سبب ظاہر کر رہے تھے) اپنی تازہ خوبصورتی میں استقلال سے ہار سٹ لاک خنگل میں غلہ کے گودام کے بالا خانہ پر عین وسط میں کھڑی ہوئی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی طرف کان لگائے ہوئے تھی۔ دراصل وہ جعفر لوکس اور ڈوبلین کونٹ کے قدموں کی آواز سن رہی تھی۔ جو اس کے نئے قید خانہ میں چھوڑ واپس جا رہے تھے آخر کار جس وقت قدموں کی آواز آنا بند ہوئی جس کے ساتھ ہا ہرکا بھاری دروازہ بھی بند ہو گیا تو وہ اپنے اس نئے اور پوشیدہ قید خانہ کو جس میں وہ یوں آدھی رات گئے لائی گئی تھی) دیکھنے بھالنے لگی۔ جس وقت اسے قلعہ سے لاسے لگے تو اس نے کوئی حیل و حجت نہ کی۔ نہ کچھ شور مچایا۔ نہ روئی اور نہ چلائی۔ کہ اگر کچھ کیا بھی تو رات کے اس سنسان وقت میں اس کی مدد کو کون آسکے گا۔

دوسرے ایسا کرنا اپنے آرام میں اور خلل ڈالنا ہے۔ کیونکہ جب انہیں میرا ایسا ارادہ معلوم ہو گیا تو پامیرے منہ میں کپڑا ٹھونس دیں گے۔ یا کوئی اور آفت لائیں گے۔ علاوہ اس کے وہ اپنے ہمراہی نگهبانوں کی لال لال آنکھوں کی روشنی دیکھ کر اپنے رہے نہیں اوسان بھی کھو بیٹھی تھی کیونکہ اول ہی روز جو نہی اس نے قلعہ لانکلور میں نواب ڈی گورن سے مدد کی خاطر قدم رکھا

ہوگا۔ اور بھول سے لفظ مس باسٹ کہہ بیٹھا تھا۔ جس سے وہ سمجھ گئی کہ آنے والی خاتون مسٹر راکر کی جس کا وہ اکثر خیال کیا کرتی تھی بہن ہے۔

وہی۔ میں یہاں زیادہ دن نہ کھڑوں اگر میں جو تھے کہوں وہ کرو تو۔ اور سوچنے لگی۔ کہ آیا چارلی کا سٹرمانا قدرتی سٹرمانا ہے یا اس میں بھی کوئی بناوٹ ہے۔ اور وہ کام یہ ہے کہ تم مجھے میرے والد کے گھر باسٹ ہال تک پہنچنے میں مدد دو۔

چارلی۔ سر و آہ کھینچ کر۔ اگر میں اس قابل ہوتی کہ آپ کو جانے دے سکتی تو کیا خود نہ چلی جاتی۔ مجھے تو جیفر لوکس نے ہمیشہ دن رات مقفل ہی رکھا ہے۔

وہی۔ جوش سے۔ ہیں مقفل! تو کیا تمہارا یہ منشا ہے کہ تم یہاں کچھ عرصہ سے ہو۔ اور تم کو کبھی میری طرح خلافت تمہاری مرضی کے یہاں رکھا گیا ہے؟

چارلی۔ آہستہ سے آہ بگیم میں یہاں اس جگہ اپنی مرضی سے آئی۔ مگر وہ کام جیسا کہ وہ چاہتا تھا میں نے نہیں کیا۔ تو مجھے مقفل کر دیا۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اس وقت ہم دونوں اس جنگل سے کئی میل دور ہوتے۔

وہی نے اس عجیب ہیت لڑکی کو بغور دیکھا۔ مگر اس بات کا کم خیال کیا کہ وہ بھی میری طرح بدتمستی کے چکڑ میں آئی

آہ بیشک اتنے دنوں کی برابر بے آسائی اور تکلیف کے بعد
اسے یہ کمرہ نعمت تھا۔ اس کمرہ میں اسے راحت معلوم ہوئی
جہاں تنہا اپنی قسمت پر روئیں گی۔ اور اپنی رہائی کے خیالی گھوڑے
دوڑائے گئے۔

لیکن آہ یہ کوئی شرماتا ہوا بالا خانہ کے اس کوٹے سے
نکل کر آ رہا ہے۔ اور میرے پیاری تنہائی میں مغل ہونا چاہتا
ہے۔ اول نگاہ پر اس کے سیاہ لباس سے دینی نے خیال
کیا کہ قلعہ کی بیہودہ خادموں میں سے کوئی خادمہ ہے۔ مگر دوسری
نگاہ نے اس کا یہ شک مٹا دیا۔ کیونکہ یہ ایک خوبصورت لڑکی تھی
جس کے سر کے بال لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے تھے۔ اگر یہ
لڑکی بھی نواب کے گروہ میں سے ہے تو بالکل مختلف ہے شاید
یہ کوئی نئی نوکر ہے جو کسی خاص مطلب کے واسطے رکھی گئی ہے
چارلی۔ بڑی آہستہ آواز میں۔ میں یہاں بطور خادمہ جو کچھ کہ
آپ فرمائیں وہ کرنے کو تیار ہوں۔ گو اس وقت ندامت سے
اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ یہ پہلی ہی دفعہ تھی کہ اس بیجاری نے
عورتوں کا لباس پہنا تھا۔ مگر بال لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے
جانکہ وہ شرمناگنی۔ جبکہ وہ راک کی بہن کے سامنے کھڑی
تھی۔ کیونکہ نوکس اسے حکم دیتے وقت کہ اس کو آنے والی
خاتون کی اس طرح خدمت کرنی ہوگی اور یہ کہنا ہوگا وہ کہنا

اب آپ کو اس یادگار اتوار کی سبب مفصل کیفیت سناتی ہوں
میرا باپ اگر سنے تو مجھے کبھی خوش نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ کہا کرتا
تھا کہ انسان کی زندگی بڑی مقدس چیز ہے۔ نور اوس لیکر
جاری نے اپنی بیگناہی کا حال اور اپنی تھوڑی مگر پردہ گزشت
یوں بیان کرنا شروع کی۔

کہ کس طرح اس کے والد نے جو اب قید میں ہے اسے
مکلف سے بچانے کے واسطے لڑکے کا لباس پہنایا تھا۔ اور کس طرح
اس کو قید کا حکم ملنے کے دن حسیں لوکس نے چالاکی اور نرمی
سے اس کی والدہ کو پھسلا کر راضی کیا اور اسے بطور مددگار
محافظ نوکر رکھکر یہاں لے آیا۔ اور کس طرح اس کے آنے
کے تھوڑے دن بعد مسٹر نیڈیل کلاں پادری لوکس کے
جہونپڑے میں آئے۔ اور کس طرح لوکس کے کہنے پر کہ یہاں نہ آیا
کر۔ دو سخت غصہ ہو کر کہنے لگے تیرا چہرہ ہی قیدیوں کا ہے۔ شہدا
لجائے کہیں کا۔ میں نے تیری تصویر بھی اپنے کھانی کی تصویروں
کی کتاب میں "دارم وڈ اسکرپس کے" جیل خانہ میں رکھی ہے۔
اور اگر اب کے لندن گیا تو ذرا غور سے اس تصویر کو دیکھو نہ لگا۔
ان سب باتوں کے جواب میں لوکس خاموش رہا۔ اپنا جرم تو
قبول نہ کیا صرف یہ کہا کہ میں نوکر ہوں مجھے اپنے مالک کا حکم
بجالانا ضروری ہے۔

ہوئے دیکھا تھا۔ اور وہ وہی آدمی ہے جس نے بیچارے پادری کو
اس خاموش اتوار کے دن قتل کیا۔

دینی کے ان برجوش کلموں نے چارلی پر عجیب اثر کیا۔ وہ
اپنے اُن بھدے ٹیڑوں میں آگے بکی۔ اس کی آنکھوں سے
خون اور تعجب ٹپکتا تھا۔ اور وہ اس قدر کانپ رہی تھی کہ
قریب تھا کہ گر پڑے۔

چارلی۔ گریہ وزاری کرتے ہوئے۔ پادری کو اندونی کمرہ
میں قتل ہوئے چھ ہفتے ہو گئے۔ او خدا تو اپنی خدائی کے صفحے
مجھ پر رسم کر یہ پہلی ہی دفعہ ہے جو میں نے اس بارہ میں سنا ہی
گو کہ میں جانتی.....
دینی۔ بات کاٹ کر کیا جانتی۔

چارلی۔ اپنی ہچکیوں کے درمیان زور سے روتی ہوئی۔ اور
کا پتی ہوئی۔ ندامت بھری آواز میں۔ کہ میں نے اسے مارا
ہے مگر اپنے ہاتھوں سے نہیں۔ اور دینی کی آنکھوں میں غصہ
وحیرانی دیکھ کر ڈر گئی۔ آہ آہ نہیں مس بالکل نہیں مجھے ذرا
کبیر خبر نہ تھی کہ اس میں کسی کو نقصان پہنچنے والا تھا۔ لیکن
جس وقت مجھے لوکس کا فریب معلوم ہوا اس وقت بات
ہاتھ سے نکل چکی تھی افسوس مجھے مدد دینی پڑی۔ اور اُن
لوگوں نے اپنے حیرم میں مجھے کھلونا بنا کر میری مدد لی